آؤ! پھر سبق پڑھیں توحید کا...

تحریر: فیض احمد بھٹی مدرس جامعہ علوم اُثریہ جہلم

توحید ایک ایسا اہم اور سدا بہار عنوان ہے کہ جس پر بے شمار کتب و رسائل اور مقالات دنیا کی مختلف زبانوں میں لکھے جا چکے ہیں اور رہتی دنیا تک ان شاء اللہ لکھے جاتے رہیں گے۔

آخرت میں کامیابی کیلئے اس کی بڑی اہمیت ہے۔ اس لئے جب بھی کوئی اہل علم اس پر قلم اٹھاتا ہے تو بات لمبی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس بحث میں شرعی دلائل کے ساتھ ساتھ بعض اوقات منطقی و فلسفی پہلوؤں کا بھی تذکرہ کرنا پڑتا ہے۔

الحمد للہ میں نے مذکورہ باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے توحید اور اس کی اقسام پر ایک مختصر اور انتہائی جامع مانع بحث قلمبند کی ہے اور ساتھ ہی قرآن مجید اور صحیح احادیث کو بطور دلائل بھی پیش کیا ہے۔

مجھے یقین باللہ ہے کہ اس تحریر کے مطالعہ کے بعد خاص تو خاص ان شاء اللہ عام آدمی کو بھی توحید باری تعالٰی کی حقیقت بآسانی اور فوراً سمجھ آ سکے گی۔

میں اپنی اس سعیٔ جمیلہ کا انتساب شیخ التوحید حضرت علامہ محمد مدنی صاحب (حفظہ اللہ) کی طرف کرتا ہوں کیونکہ درحقیقت میری یہ تحریر ان کے دروس و خطبات کا خلاصہ ہے جو کہ وہ ان دنوں جامعہ علوم اُثریہ کی عظیم الشان مسجد میں ہفتہ وار (عقیدہ و عمل... قرآن و حدیث کی روشنی میں) کے اہم عنوان پر ارشاد فرما رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہمیں صحیح اور ٹھوس عقیدۂ توحید سمجھنے اور پھر اس کے عین مطابق پوری زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

توحید کا لغوی معنٰی: لفظ ''توحید'' وَحَّدَ يُوَحِّدُ بروزن فَعَّلَ يُفَعِّلُ سے مصدر ہے۔ جس کا لغوی معنٰی یہ ہے کہ کسی کو ایک بنانا، کسی کو ایک سمجھنا یا کسی کو ایک جاننا (مصباح اللغات: 933-934)

توحید کا اصطلاحی معنٰی: توحید کا اصطلاحی معنٰی یہ ہے کہ اللہ تعالٰی کی وحدانیت کا اقرار کرنا اور یہ اعتقاد رکھنا کہ وہ ہر لحاظ سے اکیلا ہے۔ (دلائل التوحید، للشیخ محمد جمال الدین القاسمی الصفحۃ: 49)

توحید کی تعریف: اللہ رب العزت کو اس کی ذات کے اعتباز سے اسماء و صفات کے اعتبار سے افعال کے اعتبار سے اور تمام عبادات کے اعتبار سے واحد لاشریک یعنی اکیلا و بے مثل جاننا اور ماننا توحید کہلاتا ہے۔ (فتح الباری للشیخ الحافظ ابن حجر عسقلانی: 344)

اس تعریف پر دلیل: ﴿لیس کمثله شیء وهو السمیع البصیر﴾ (الشوریٰ : ۱۱)
ترجمہ: ''اس اللہ رب العزت جیسی کوئی بھی چیز نہیں ہے اور وہ سننے اور دیکھنے کی صفت سے متصف ہے۔''

توحید کی اقسام مع مفہوم: توحید کی کئی اقسام ہیں۔ مگر بڑی بڑی درج ذیل تین اقسام ہیں۔

۱۔ توحید فی الذات : یعنی اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں اکیلا و بے مثل ہے۔

۲۔ توحید فی الصفات: اللہ تعالیٰ اپنے اسماء وصفات اور افعالِ کریمہ میں واحد لاشریک و بے نظیر ہے۔

۳۔ توحید فی العبادت: یعنی ہر قسم کی عبادت صرف اور صرف اللہ اکیلے کیلئے ہی خاص و لائق ہے۔

توحید فی الذات کی مختصر وضاحت :توحید فی الذات کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کا اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات کے متعلق یہ مضبوط عقیدہ ہو:۔

۱۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں اکیلا اور بے مثل ہے۔ اس کی نہ ہی تو کوئی بیوی ہے اور نہ ہی اولاد ہے اور نہ ہی اس کے ماں باپ ہیں۔ وہ اللہ کائنات کی کسی جاندار یا بے جان چیز میں داخل و مدغم نہیں ہے اور نہ ہی اسکا جزء یا حصہ ہے اسی طرح کائنات کی بھی کوئی چیز خواہ جاندار ہو یا بے جان وہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں داخل و مدغم نہیں ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کا جز یا حصہ ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ازلی طور پر اول ہے اور ابدی طور پر آخر ہے۔ جسے فنا نہیں بلکہ بقا ہی بقا ہے۔ وہ ظاہری نگاہوں سے دیکھنے والوں سے پوشیدہ ہے مگر اپنی قدرتوں کے اعتبار سے ہر چیز سے ظاہر ہے۔

۳۔ اللہ رب العزت اپنی ذات وجسم کے ساتھ آسمانوں سے اوپر عرشِ عظیم پر جلوہ فرما ہے۔

(کتاب التوحید ۔ محمد اقبال کیلانی :105-106-107)

توحید فی الذات کی مذکورہ وضاحت پر بالترتیب قرآن وحدیث سے دلائل

دلیل قرآن حکیم سے برائے عقیدہ نمبر 1: ﴿قل هو الله أحد ٥ الله الصمد ٥ لم يلد ولم يولد ٥ ولم يكن له كفواً أحد﴾ (الاخلاص) ترجمہ: ''فرمادیں اے نبی ﷺ! اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ وہ اللہ ہر چیز سے بے نیاز ہے۔ سب اس کے محتاج ہیں۔ اس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ ہی وہ کسی کی اولاد ہے۔ اور نہ ہی کوئی اس کے برابر ہے۔''

دلیل حدیث پاک سے برائے عقیدہ نمبر 1: (عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال: قال الله كذبنی ابن آدم ولم يكن له ذالک و شتمنی و لم يكن له ذالک فأما تكذيبه إياى فقوله لن يعيدنی كمابدأنی و ليس أول الخلق باهون علی من إعادته

وأما شتمته إياى فقوله : اتخذالله ولداً وأنا الأحدالصمد لم ألد ولم أولد ولم يكن لی كفواً أحد) (رواه البخاری فی کتاب التفسیر)

ترجمہ: ''حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا : اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ ابن آدم نے مجھے جھٹلایا ہے حالانکہ یہ اس کیلئے مناسب نہ تھا۔ ابن آدم نے مجھے گالی دی ہے اور یہ بھی اس کیلئے مناسب نہ تھا۔ رہا اس کا مجھے جھٹلانا تو وہ اس کا یہ کہنا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے ہرگز دوبارہ پیدا نہیں کرے گا جیسے کہ اس نے مجھے پہلی دفعہ پیدا کیا ہے۔ حالانکہ پہلی مرتبہ پیدا کرنا دوبارہ پیدا کرنے سے زیادہ آسان نہیں اور اس کا مجھے گالی دینے کا مطلب یہ ہے کہ اس نے کہا اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے۔ جب کہ میں اکیلا ہوں بے نیاز ہوں۔ نہ میری اولاد ہے اور نہ ہی میں کسی کی اولاد ہوں اور نہ ہی میرا کوئی ہمسر ہے''

دلیل قرآن حکیم سے برائے عقیدہ نمبر۲:

﴿هو الأول والآخر و الظاهر و الباطن و هو بكل شئ عليم﴾ (الحدید:۳)

ترجمہ: ''وہ اللہ اول بھی ہے اور آخر بھی، ظاہر بھی ہے اور پوشیدہ بھی اور وہی ہر چیز کا جاننے والا ہے۔''

﴿كل من عليها فان ۝ ويبقىٰ وجه ربك ذو الجلال و الاكرام﴾ (الرحمٰن:۲۶۔۲۷)

ترجمہ: ''جو کچھ اس دنیا میں ہے وہ تمام ختم ہو جانے والا ہے اور صرف تیرے رب کی ذات ہی باقی رہے گی جو کہ بڑی شان اور عزت والا ہے۔''

دلیل حدیث پاک سے برائے عقیدہ نمبر۲: (عن سهيل ؓ قال كان أبو صالح يأ مرنا إذا أراد أحدنا أن ينام أن يضطجع على شقه الأيمن ثم يقول: اللهم رب السموات و رب الأرض ورب العرش العظيم ربنا و رب كل شيء فالق الحب والنوى و منزل التوراة و الانجيل والفرقان أعوذ بك من شر كل شيء أنت اٰخذ بنا صيته. اللهم أنت الأول فليس قبلك شيء وانت الآخر فليس بعدك شيء وانت الظاهر فليس فوقك شيء وانت الباطن فليس دونك شيء إقض عناالدين واغننا من الفقر) (صحیح مسلم)

ترجمہ: ''حضرت سہیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب ہم میں سے کوئی سونے کا ارادہ کرتا تو حضرت ابو صالح فرماتے تھے۔ داہنی کروٹ لیٹو اور یہ دعاء پڑھو: ''اللھم رب السموٰت ... آخر تک'' اے اللہ! زمین و آسمانوں اور عرش عظیم کے رب! ہمارے پروردگار اور ہر چیز کے پالنہار! دانے اور گٹھلی کو زمین سے اگتے وقت پھاڑنے والے! تورات، انجیل اور قران مجید کو نازل کرنے والے! میں ہر چیز کے شر

سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کی پیشانی تیرے قبضہ میں ہے۔اے اللہ! تو سب سے اول ہے، تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں۔تو سب سے آخر ہے، تیرے بعد کوئی چیز نہیں۔تو کائنات کی ہر چیز سے ظاہر ہے تجھ سے بڑھ کر کوئی چیز ظاہر نہیں۔تو نگاہوں سے پوشیدہ ہے تجھ سے زیادہ پوشیدہ کوئی چیز نہیں۔ ہمارا قرض ادا کردے ہماری محتاجی دور کر کے ہمیں غنی بنا دے۔''

دلیل قرآن حکیم سے برائے عقیدہ نمبر۳ :

۱۔ ﴿الله الذی خلق السموٰت والارض وما بینهما فی ستة أیام ثم استوی علی العرش مالکم من دونه من ولی ولا شفیع أفلا تتذکرون﴾ (السجدۃ:۴)

ترجمہ : ''اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے کہ جس نے آسمانوں اور زمین اور ان تمام چیزوں کو جو ان دونوں کے درمیان ہیں۔ چھ دنوں میں پیدا فرمایا ہے۔ پھر وہ (اللہ تعالیٰ) عرش پر جلوہ فرما ہوا۔اس کے علاوہ نہ تمہارا کوئی مددگار ہے اور نہ ہی کوئی سفارشی ہے۔کیا پھر بھی تم نصیحت حاصل نہیں کرو گے۔''

۲۔ ﴿الرحمٰن علی العرش استوی﴾ (طہٰ:۵)

ترجمہ: ''وہ نہایت ہی مہربان عرش پر جلوہ فرما ہے۔''

توحید فی الصفات کی مختصر وضاحت :

توحید فی الصفات کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کے متعلق آدمی کا یہ عقیدہ ہو۔

۱۔کہ اللہ ربّ العزت کے وہ ذاتی اور صفاتی نام اور اوصاف عالیہ یعنی افعالِ کریمہ جو قرآنِ حکیم اور صحیح احادیث سے منقول ہیں وہ صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہی ثابت و خاص ہیں۔اور کوئی بھی اسکے اسماء وصفات یا افعال میں ذرا بھر بھی شامل ومشابہ نہیں ہے (دلائل التوحید للشیخ محمد جمال الدین القاسمی : ۵۴)

۲۔ اللہ تعالیٰ کیلئے جو اسماء و صفات ثابت ہیں اُن کو بغیر کمی بیشی اور بغیر تاویل وتحریف کے تسلیم کیا جائے۔(الدر النضید علی کتاب التوحید للشیخ سعید الجندول:۳۳)

توحید فی الصفات کی مذکورہ وضاحت پر بالترتیب قرآن وحدیث سے دلائل

دلیل قرآن حکیم سے برائے عقیدہ نمبر۱ : ﴿هو الله الذی لا اله الا هو.... الحکیم﴾ (الحشر :۲۲۔۲۳۔۲۴) ترجمہ: ''وہی اللہ ہے کہ جسکے علاوہ کوئی بھی الہ نہیں وہی غیب و ظاہر کا عالم (جاننے والا) ہے وہی الرحمان (مہربان) وہی الرحیم (رحم کرنیوالا) ہے۔وہی اللہ ہے جسکے علاوہ کوئی معبود نہیں وہی ملک (بادشاہ) وہی قدوس (پاک ذات) وہی سلام (سلامتی والا) وہی مومن (امن دینے والا)

وہی مھیمن (محافظ) وہی عزیز (غالب) وہی جبار (زبردست) وہی متکبر (کبریائی والا) ہے۔ پاک ہے اللہ اس سے جو وہ اسکے شریک بنادیتے ہیں۔ وہی اللہ ہے خالق (پیدا کرنیوالا) وہی باریٔ (موجد) وہی مصور (صورت بنانے والا) اسی کیلئے ہی ہیں تمام اچھے اسماء (نام) اسکی تسبیح کرتی ہے جو بھی مخلوقات ہے آسمانوں اور زمین میں وہی عزیز (غالب) اور حکیم (دانا) ہے۔''

دلیل حدیث پاک سے برائے عقیدہ نمبر۱: **(عن ابی هريرةؓ عن النبی ﷺ قال ان لله تسعة و تسعين إسماً من حفظها دخل الجنة وان الله وتر يحب الوتر)** (صحیح مسلم)

ترجمہ: ''حضرت ابو ھریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کیلئے ننانوے (۹۹) نام ہیں۔ جو انہیں یاد کریگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اکیلا ہے اور وہ یہی پسند کرتا ہے کہ اُسے (اسماؤ صفات) میں اکیلا ہی سمجھا جائے۔''

فائدہ: مذکورہ حدیث میں اللہ کے ناموں کی جو تعداد بتلائی گئی ہے وہ تمام نام ترمذی شریف میں موجود ہیں۔ وہاں دیکھ لیں۔

دلیل قرآن حکیم سے برائے عقیدہ نمبر۲: **﴿ولله الاسماء الحسنىٰ فادعوه بها وذرواالذين يلحدون فی اسمائه سيجزون ما كانوا يعملون﴾** (الاعراف: ۱۸۰)

ترجمہ: ''اور اللہ تعالیٰ کیلئے ہی تمام اچھے نام ہیں۔ پس تم پکارو اُن ناموں سے اُسے۔ اور چھوڑ دو ایسے لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کے اسماء (ناموں) میں کمی بیشی کرتے ہیں۔ عنقریب انہیں سزا دی جائیگی بوجہ ان (غلط) کاموں کے جو وہ کرتے رہے۔''

توحید فی العبادت کی مختصر وضاحت:

توحید فی العبادت کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کا اللہ تعالیٰ کی عبادت کے متعلق یہ پختہ عقیدہ ہو۔

عقیدہ نمبر۱: کہ تمام اقسام کی عبادت مثلاً:

۱۔ قولی عبادت یعنی زبانی عبادت جسمیں دُعا، استمداد، استعانت، استغاثہ، استعاذہ، حلف وغیرہ شامل ہے۔

۲۔ مالی عبادت جس میں زکوٰۃ، صدقہ وخیرات، ذبیحہ، قربانی، نذرو نیاز، چڑھاوا وغیرہ شامل ہیں۔

۳۔ فعلی عبادت یعنی جسمانی وقلبی عبادت جس میں ایمان، نماز، حج، روزہ، جہاد، سجدہ، رکوع، اعتکاف، توکل، خوف، رجاء، رغبت، خشیت، رہبت وغیرہ شامل ہے۔ یہ سب کی سب صرف اللہ کیلئے ہی خاص ہیں۔

عقیدہ نمبر۲۔ اللہ تعالیٰ کی کسی بھی عبادت میں کوئی بھی کسی طریقے سے بھی ذرا برابر

بھی شامل وشریک نہیں۔ (الدر النضید علی کتاب التوحید/للشیخ سعید الجندول: ۳۳) (عقیدۃ الشیخ محمد بن عبدالوہاب/للشیخ الدکتور صالح بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن العبود: ۳۳۵)

توحید فی العبادت کی مذکورہ وضاحت پر بالترتیب قرآن وحدیث سے دلائل

دلیل قرآن حکیم سے برائے عقیدہ نمبر1: ﴿قل إن صلوٰتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العالمین ۰ لاشریک لہ و بذالک أمرت و أنا أول المسلمین ﴾ (الانعام:۱۶۲۔۱۶۳)

ترجمہ: ''فرمادیں اے نبی ﷺ! میری نماز اور میرے تمام عبادت کے طریقے اور میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کیلئے ہے جو کہ تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی بات کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں ہی سب سے پہلے فرمانبردار ہوں۔''

دلیل حدیث پاک سے برائے عقیدہ نمبرا: (عن ابن عباس انہ قال کان رسول اللہ ﷺ یعلمنا التشھد کما یعلمنا السورۃ من القرآن .....) (رواہ مسلم فی کتاب الصلوٰۃ)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمیں تشہد کی دعا بھی اسی طرح سکھایا کرتے تھے جس طرح قرآن مجید کی سورۃ سکھاتے تھے۔پس آپ ﷺ فرماتے تھے۔تمام قولی بابرکت عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہی خاص ہیں۔اے نبی ﷺ آپ ﷺ پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔سلام ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔''

دلیل قرآن حکیم سے برائے عقیدہ نمبر۲: ﴿ واعبدوا اللہ و لاتشرکوا بہ شیئاً ﴾ (النساء:۳۶)

ترجمہ: ''اور تم صرف اللہ ہی کی عبادت کرو اور تم کسی کو ذرا برابر اس کا (عبادت میں) شریک نہ بناؤ۔''

دلیل حدیث پاک سے برائے عقیدہ نمبر۲ : (عن معاذ بن جبل ؓ قال کنت ردیف النبی ﷺ علی حمار فقال لی یا معاذ! أتدری ماحق اللہ علی العباد و ماحق العباد علی اللہ ؟ قلت : اللہ و رسولہ اعلم ۰ قال : حق اللہ علی العباد ان یعبدوہ و لایشرکوا بہ شیئاً وحق العباد علی اللہ ان لا یعذب من لایشرک بہ شیئاً ۰ قلت یارسول اللہ ﷺ أفلاأبشر الناس ؟ قال لاتبشر ھم فیتکلوا)(صحیح بخاری۔کتاب الجہاد)

ترجمہ: ''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول کریم ﷺ کے پیچھے گدھے

پر سوار تھا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔ اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ (عبادت میں) کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر حق یہ ہے کہ جو بندہ شرک کا مرتکب نہ ہو اللہ تعالیٰ اسے عذاب نہ دے (معاذؓ کہتے ہیں) میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اجازت ہو تو لوگوں کو یہ خوشخبری سنا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں اور عمل کرنا چھوڑ دیں۔''

قرآن و حدیث کی نظر میں توحید کی اہمیت :

۱۔ ﴿وما ارسلنا من قبلک من رسول الا نوحی الیه انه لا اله الا انا فاعبدون﴾ (الانبیاء:۲۵) ترجمہ: ''اور ہم نے آپ ﷺ سے پہلے جو بھی رسول بھیجا ہے اسے یہی وحی کی تھی بیشک میرے سوا کوئی بھی الہ (معبود) نہیں پس تم میری ہی عبادت کرو۔''

۲۔ ﴿شهد الله انه لا اله الا هو والملائكة و اولو العلم قائماً بالقسط لا اله الا هو العزیز الحکیم﴾ (ال عمران:۱۸)

ترجمہ ''اللہ تعالیٰ نے خود گواہی دی ہے کہ اسکے سوا کوئی معبود نہیں نیز فرشتوں اور عادل علماء نے بھی یہی گواہی دی ہے کہ واقعی اس زبردست اور حکمت والے کے علاوہ کوئی بھی معبود نہیں ہے۔''

۳۔ ﴿والهکم اله واحد لا اله الا هو الرحمن الرحیم﴾ (البقرة:۱۶۳)

ترجمہ : ''لوگو! تمہارا ایک ہی معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ رحمٰن بھی ہے اور رحیم بھی ہے۔''

۴۔ (عن ابن عمرؓ ان رسول الله ﷺ قال : بنی الاسلام علی خمس...) (صحیح البخاری)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ سب سے پہلے کلمہ توحید یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا ہے۔ پھر نماز قائم کرنا۔ پھر زکوٰۃ ادا کرنا۔ پھر حج ادا کرنا پھر رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔''

۵۔ (عن ابی هریرة رضی الله عنه عن رسول الله قال : أمرت ان أقاتل الناس حتی یشهدوا ان لا اله الا الله و یؤمنوا بی و بما جئت به........) (صحیح مسلم کتاب الایمان)

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ کلمہ توحید یعنی لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیں اور مجھ پر اور میری لائی ہوئی

تعلیمات پر ایمان لے آئیں اگر وہ ایسا کرلیں تو انہوں نے اپنے خون یعنی اپنی جانیں اور اپنے مال مجھ سے بچالئے۔مگر حق کا بدلہ اور ان کے اعمال کا حساب وکتاب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔''

مذکورہ بالا آیات واحادیث کا خلاصہ: پہلی آیت مبارکہ سے یہ بات واضح ہوئی کہ پہلے تمام نبیوںؑ اور تمام رسولوں کو یہی حکم دیا گیا تھا کہ لوگوں کو صرف ایک اللہ کی عبادت کی طرف دعوت دیں اور انہیں توحید کا سبق دیں۔جبکہ دوسری آیت مبارکہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ توحید کی بہت زیادہ اہمیت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنی وحدانیت کی گواہی دی ہے۔بلکہ تمام فرشتوں اور علماءِ حق نے بھی یہ گواہی دی کہ واقعی وہ اللہ تعالیٰ واحد لاشریک ہے۔پھر تیسری آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے سمجھانے کا حق ادا کردیا ہے۔لوگوں کو مخاطب فرما کر واضح کردیا کہ وہی معبود حقیقی ہے وہی واحد لاشریک ہے۔

علاوہ ازیں چار نمبر میں موجود حدیث شریف سے توحید کی انتہائی اہمیت سامنے آتی ہے کیونکہ وہ حدیث مبارکہ اس بات پر شاہد ہے کہ اسلام کا سب سے پہلا بنیادی رکن کلمۂ توحید کا اقرار کرنا ہے۔یعنی آدمی اس وقت تک دائرہ اسلام میں داخل ہی نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ کلمۂ توحید کا اقرار نہ کرلے۔ توحید کی اہمیت پر دلالت کرتے ہوئے حدیث نمبر پانچ نے یہ ثابت کیا ہے کہ توحید کا اقرار نہ کرنے والوں کے خلاف حکومتِ وقت کو اگر جنگ بھی کرنا پڑے تو کرے یہاں تک کہ وہ کلمۂ توحید کا اقرار کرلیں۔

مذکورہ بالا دلائل اور ان کے وضاحتی خلاصہ سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ توحید کے بغیر انسان کا گزارہ نہیں بلکہ توحید پر کاربند ہونے میں ہی سب کی نجات ہے۔

قرآن وحدیث کی نظر میں توحید اور اہل توحید کی فضیلت

۱۔ ﴿الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانهم بظلم اولئک لهم الأمن وهم مهتدون﴾ (الانعام:۸۲) ترجمہ: ''وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم (شرک) کے ساتھ آلودہ نہیں کیا۔انہیں کیلئے امن وسلامتی ہے اور یہی لوگ راہ راست پر ہیں۔''

۲۔ ﴿ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا تتنزل علیهم الملائكة الاتخافوا ولاتحزنوا وأبشروا بالجنة التی کنتم توعدون﴾ (حم السجدۃ:۳۰)

ترجمہ: ''بیشک جنہوں نے یہ کہا کہ ہمارا پروردگار صرف اللہ ہی ہے پھر اس پر ڈٹ گئے، اتریں گے ان پر فرشتے (اور کہیں گے) تم ڈرو نہیں اور نہ ہی غم کرو اور خوش رہو جنت میں جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا''

۳۔ (عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال: أسعد الناس بشفاعتی یوم

القیامة من قال : لا اله الا الله خالصاً من قلبه او نفسه)(صحیح البخاری کتاب العلم)
ترجمہ : ''ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روز قیامت میری سفارش سے فیض یاب ہونے والے وہ خوش نصیب لوگ ہوں گے جنہوں نے سچے دل سے کلمہ توحید یعنی لا الہ اللہ کا اقرار کیا۔''

۴۔ (عن ابی هریرةؓ قال قال رسول الله ﷺ ماقال عبدلا اله الا الله قط مخلصاً الا فتحت له ابواب السماء حتی تفضی الی العرش ما اجتنب الکبائر)(الترمذی)

ترجمہ : ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی بندہ صدق دل سے کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو اس کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ عرش الٰہی تک پہنچ جاتا ہے۔ بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔''

۵۔ (عن عثمان رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ من مات وهو یعلم انه لا اله الا الله دخل الجنة) (صحیح مسلم کتاب الایمان) ترجمہ: ''جو آدمی اس حال میں فوت ہوا کہ وہ یقین رکھتا تھا کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے سواء کوئی الہ یعنی عبادت کے لائق نہیں وہ سیدھا جنت میں داخل ہوگا۔''

مذکورہ آیات واحادیث کا خلاصہ

پہلی آیت سے یہ واضح ہوا کہ خالص عقیدہ توحید سے ہی امن وسلامتی اور ہدایت نصیب ہوتی ہے.

دوسری آیت مبارکہ سے ثابت ہوا کہ توحید اختیار کرنے کے بعد اس پر قائم ہو جانے والے یعنی دائمی موحدین پر اللہ کی رحمت کے فرشتے بھی نازل ہوں گے اور انہیں حسب وعدہ جنت میں مقام ذیشان بھی نصیب ہوگا۔ اور پھر انہیں حسب منشاء اشیاء بھی ملیں گی جب کہ ان کی رب غفور مہمان نوازی بھی کریں گے۔

تیسرے نمبر پر مذکورہ حدیث شریف نے یہ بتلایا کہ کلمہ توحید کا اقرار کرنے والے لوگوں کو رسول کریم ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔

چوتھے نمبر پر موجود حدیث پاک نے اہل توحید کی فضیلت میں یہ بات واضح کی کہ کلمہ توحید کا اقرار کرنے والے کو عرش باری تعالیٰ کی قربت حاصل ہو جاتی ہے۔

پانچویں نمبر پر مذکور حدیث مبارکہ اس بات پر شاہد ہے کہ عقیدۂ توحید پر عمل کرتے کرتے فوت ہو جانے والے کیلئے جنت میں مقام ہوگا۔

واقعی اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی رضامندی اور جنت کا حصول عقیدۂ توحید ہی کی بنیاد پر ہے اور اہل توحید کو یہ سب کچھ ضرور برضرور حاصل ہوگا۔ ان شاء اللہ